

مکتوب مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری

مؤلف مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح

بنام مولانا عبد الغفار حسن حفظہ اللہ تعالیٰ

..... (دوسرا مکتوب)

أبو الحسن عبید اللہ الرحمانی

رانی پورہ، مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی، الہند

عزیز مکرم و محترم جناب مولانا عبد الغفار حسن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ وبارک لہ !

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

امید ہے آپ مع اہل و عیال ہر طرح بعافیت ہوں گے۔ آپ کا اپنے کسی عزیز سے ۲۱/۹/۱۹۸۹ء کو الما کرایا گیا خط اور اس کے ساتھ آپ کی مرسلہ کتابیں (عظمت حدیث، معیاری خاتون، دین میں غلو، خطبہ نکاح کی تشریح) اکتوبر ۱۹۸۹ء میں مجھے مل گئی تھیں۔ اور آپ کا دوسرا خط مرقومہ ۲/۳/۱۹۹۰ء کو اپنے قلم سے لکھا ہوا مع کتاب ”عظمت حدیث“ اپریل ۱۹۹۰ء کے شروع میں موصول ہوا تھا۔ دونوں خطوں سے آپ کی خیریت اور مرقومہ حالات پر اطلاع پا کر خوشی ہوئی تھی۔ بالخصوص آپ کی تالیف ”عظمت حدیث“ دیکھ اور پڑھ کر خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ دل کی گہرائی سے خلوص یہ دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ کتاب کو حسن قبول عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ علماء، طلبہ اور عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور آپ کو اجر جزیل عطا کرے۔ یہ مبارک کتاب اس لائق ہے کہ ہر اسلامی لائبریری کی زینت بنے اور ہر پڑھا لکھا مسلمان بالخصوص اہل حدیث اس کا مطالعہ کریں۔ حمایت حدیث اور دفاع عن السنہ کے بارے میں اس جیسی کوئی کتاب نظر سے نہیں گذری تھی۔ یہ کتاب مجھے جیسے کم علم شخص کے تبصرہ سے بے نیاز ہے۔

مجھے اس بات کا انتہائی قلق اور افسوس ہے کہ باوجود کوشش کے آج سے پہلے آپ کے دونوں خطوں کا جواب لکھوانے اور مرسلہ کتابوں کی رسید سے مطلع کرنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ عمر کے تقاضے سے میری جیسی کچھ حالت ہو گئی ہے، اس کی وجہ سے کچھ دیر تک ایک ہیئت پر بیٹھے رہنا اور کسی خط

کا جواب لکھوانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ شب و روز کسی طرح گزر رہے ہیں۔ واللہ اللہ علی کل حال! مرعاة المفاتیح کا کام حافظ عبدالعزیز سلمہ نے شروع کر رکھا ہے۔ اللہ کرے ان کے ذریعہ معاش کی کوئی بہتر صورت پیدا ہو جائے اور وہ گھر پر رہ کر استقلال کے ساتھ یہ کام انجام دیتے رہیں اور میری حالت ایسی ہو جائے کہ میں اس سلسلہ میں ان کی پوری رہنمائی کر سکوں اور ان کا لکھا ہوا اطمینان سے دیکھ اور پڑھ سکوں..... آپ کے حکم کے مطابق ”عظمت حدیث“ کا دوسرا نسخہ دار المصنفین اعظم گڑھ میں مولوی عبدالرحمن سلمہ کے بدست جلد بھیج دیا جائے گا۔ مولانا عاصم الحدادی کی وفات کی خبر اخبار کے ذریعہ مل گئی تھی..... خبر وفات پڑھ کر بے حد افسوس ہوا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اصلاحی صاحب کی ”مدبر قرآن“ دیکھنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ موصوف فرہادی صاحب کے حدیث کے متعلق تفسیحی ذہن سے متاثر ہیں۔ اصلاحی صاحب کے مضامین بابت نفی رجم دیکھنے کا موقع (بھی) نہیں مل سکا ہے۔ اس لیے اس بارے میں کچھ لکھنے سے قاصر ہوں۔

(مجلہ) ”محدث“ دہلی کی فائلیں ہمارے یہاں پورے طور پر محفوظ نہیں ہیں جس کا مجھے خود بہت احساس ہے۔ مولانا بنارس مرحوم کا پورا کتب خانہ جامعہ سلفیہ بنارس میں آگیا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ محدث کا پورا فائل وہاں محفوظ ہو، میں اس کی تحقیق کی کوشش کروں گا۔

یہ عریضہ عزیزم از ہر سلمہ کو املا کر رہا ہوں۔ وہ امتحان کے بعد حج کر کے مکان پر آگئے تھے۔ اب وہ چھٹی گذار کر ۱۳ ستمبر کو دہلی جا رہے ہیں، ۱۵ ستمبر کی فلائٹ سے جدہ اور پھر مدینہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ پہنچائے اور علم نافع اور عمل صالح سے آراستہ کرے۔ وہ اور ان کے والد مولوی عبدالرحمن اور چچا ڈاکٹر حافظ عبدالعزیز آپ کو سلام مسنون عرض کر رہے ہیں..... خط کی رسید سے مطلع فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ والسلام

دعا گو، طالب دعا۔ عبید اللہ رحمانی مبارکپوری ۱۴ صفر ۱۴۱۱ھ / ۶ جون ۱۹۹۰ء

نوٹ: مولانا مبارکپوری کے علمی مقام سے جو حضرات واقف ہیں اور ان کی عظیم تالیف مرعاة المفاتیح کے مطالعہ کا انہیں موقع ملا ہے، وہ مولانا مبارکپوری کے آثار علمیہ اور علمی مشاغل میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ شمارہ میں مولانا کے پہلے مکتوب کی اشاعت کے بعد ان قارئین کی طرف سے اس نوعیت کے دیگر آثار علمیہ کی اشاعت کے تقاضے موصول ہوئے ہیں۔ قارئین کے ذوق و شوق اور ایسے رشحات علمیہ کی اشاعت کی افادیت محسوس کرتے ہوئے مختصر مدبر اعلیٰ محدث نے اپنے دورہ اسلام آباد میں فضیلۃ الشیخ جناب مولانا عبدالغفار حسن صاحب سے ملاقات کر کے ان سے اس نوعیت کی مزید علمی خط و کتابت کا تقاضا کیا۔ مولانا محترم نے کمال مہربانی سے ایسے مزید خطوط بھی مہیا فرمائے ہیں جن کو آئندہ اشاعتوں میں شائع کیا جاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ ادارہ محدث اس سرپرستی اور علمی تعاون پر مولانا عبدالغفار حسن کا انتہائی شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور صحت و عافیت عطا فرمائے..... آمین!